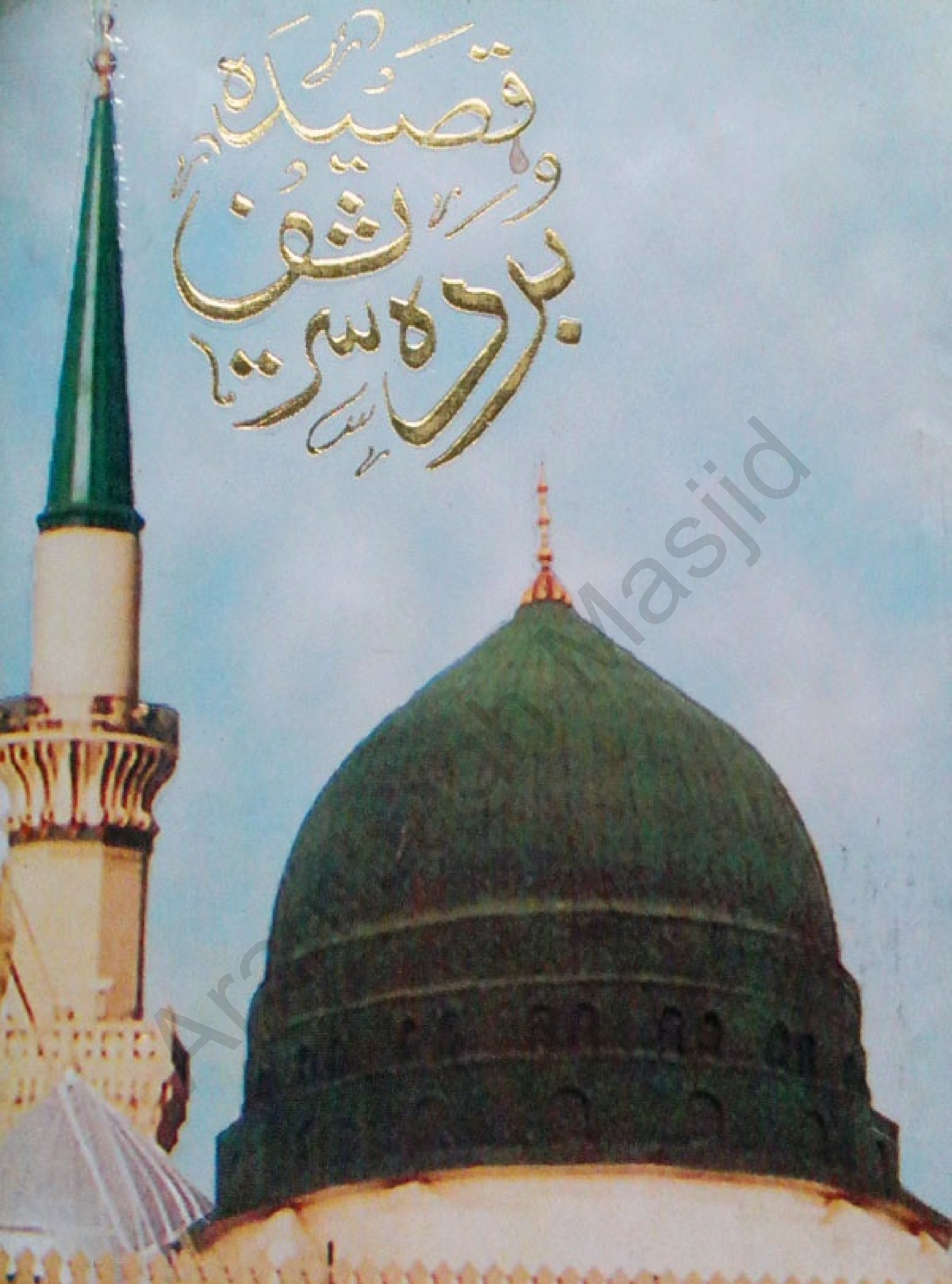
قصیدہ بردہ شریف



مجلس دلائل الخیرات شریف جامع مسجد آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قصیدہ بردہ شریف

قصیدہ شروع کرنے سے اول یہ درود شریف پڑھا جائے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ
وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ
سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ
یَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ یَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ یَا ذُخْرَ مَنْ لَّا
ذُخْرَ لَهٗ یَا حِرْزَ الضُّعَفَآءِ یَا کَنْزَ الْفُقَرَآءِ یَا عَظِیْمَ التَّجَاءِ
یَا مُنْقِذَ الْھَلْکٰی یَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰی یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ
یَا مُنْعِمُ یَا مُفْضِلُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ یَا مُنِیْرُ اَنْتَ
الَّذِیْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَضَوْءُ النَّھَارِ وَ
شُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ وَدَوِیُّ الْمَآءِ وَنُوْرُ
الْقَمَرِ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَسْئَلُكَ
اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰی

الِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ وَاَعْطِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ

الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ

اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ

مَامُوْلَهٗ فِیْ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَاُمَّتِہٖ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ

ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کیلئے ہیں جو مخلوق کو عدم سے
پیدا کرنے والا ہے پھر با اختیار نبی ﷺ پر ہمیشہ درود ہو۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

اے میرے مالک اپنے محبوب پر ہمیشہ ہمیشہ درود
اور سلام بھیج جو تمام مخلوق میں افضل و برتر ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

1 اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٖ

کیا ہمسایوں کی یاد سے جو ذی سلم تھے،
تیری آنکھوں سے خون آلودہ آنسو جاری ہیں

2 اَمْ ھَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ کَاظِمَۃٍ
اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

یا ہوا آ رہی ہے کاظمہ کی جانب سے یا کوہ اضم کی طرف
سے بجلی چمکتی ہے اور تجھے وہاں کی یاد خون رلا رہی ہے

3 فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا ھَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَھِمٖ

کیا ہوا تیری دونوں آنکھوں کو اگر تو کہتا ہے ٹھیر جاؤ تو بہنے لگتی ہیں، اور
کیا ہوا تیرے دل کو اگر اسے کہتا ہے سکون پکڑ، تو غمگین زیادہ ہوتا ہے

4 أَيَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَّا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمٍ

کیا گمان کرتا ہے عاشق یا رونے والا کہ محبت کا راز پوشیدہ رہ جائے گا
جب کہ وہ عاشق اشک جاری اور قلب بیقرار کے درمیان ہے۔

5 لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَّلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اگر تجھے محبت نہ ہوتی تو کھنڈروں پر آنسو نہ
بہاتا اور نہ بان و پہاڑ کی یاد سے جاگتا رہتا

6 فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

تو کس طرح انکار کر سکتا ہے محبت کا جب کہ اس محبت
پر تیری اشکباری اور قلب کی بیماری معتبر شاہد ہیں۔

7 وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

غم عشق نے تیرے رخساروں پر گریہ وبکا اور لاغری کے دو نشان ایسے قائم کردیے ہیں
کہ گل بہار کی طرح زرد اور شاخ عنم کی طرح سرخ ہے اب انکار بے سود ہے

8 نَعَمْ سَرَىٰ طَيْفُ مَنْ أَهْوَىٰ فَأَرَّقَنِي
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

ہاں رات کی سیر میں اس محبوب کا خیال آیا اور اس نے مجھے بے چین کر دیا شب
بھر بے خواب رکھا اور محبت کے اندر لذتیں ماری جاتی ہیں الم مہاجرت محبوب سے

9 يَا لَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
مِنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اے قبیلہ عزرہ کی محبت میں مجھے ملامت کرنے والے میں تیرے آگے اپنی مجبوری کا
عزر پیش کرتا ہوں اور اگر تو انصاف کرے تو مجھے ملامت کبھی نہ کرے

10 عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

میرا حال تجھ تک پہنچ چکا ہے یا میرے جیسا حال تیرا بھی ہو جائے میرا راز چغل خوروں
عیب جو لوگوں سی پوشیدہ نہیں رہا مگر میرا مرض عشق بھی مجھ سے منقطع ہونے والا نہیں

11 مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

تو نے مجھے بے غرض نصیحت کی لیکن میں اسے سننے والا نہیں
اس لئے کہ عاشق نکتہ چینی اور اعتراض کی آواز سے بہرا ہوتا ہے

⑫ إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ مِنَ التُّهَمِ

بے شک میں عار کرتا ہوں بڑھاپے سے جو زبانِ حال کے ساتھ میرا ناصح ہے اور نافرمانی رکھتا ہوں یا ملامت سے محفوظ رہتا ہوں۔ اس بڑھاپے کی نصیحت پر عمل کر کے اور بڑھاپے کے ہوتے تکلیفوں کا نشانہ بننا بہت بعید ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

⑬ فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

بیشک میرا نفس امارہ جو بدی کی طرف مائل کرتا ہے۔ اپنی جہالت کے سبب سے ڈرانے والے بڑھاپے اور انتہائی پیرانہ سالی کی عبرتوں سے نصیحت حاصل نہیں کرتا

⑭ وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرَى
ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

ایسا مہمان جو بے تکلف میرے سر کے اوپر اترا۔ اور فروکش ہوا یعنی بڑھاپا اس کے لئے میں نے اعمال حسن سے مہمانی کا سامان مہیا نہ کیا۔

15 لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَآ اُوَقِّرُهٗ

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِیْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

اگر میں جانتا کہ اپنے معزز مہمان بڑھاپے کی عزت میں نہ کر سکوں گا
تو موئے سپید سے جو راز ظاہر ہو گیا نہ ہونے دیتا بلکہ وسمہ کر لیتا۔

16 مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِهَا

كَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ

کون ہے جو رد کرے میرے اسپ نفس کی منہ زوری اور گمراہی کو
جس طرح روکی جاتی ہے منہ زوری سرکش گھوڑے کی لگاموں سے۔

17 فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا

اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

یہ نہ سمجھ یا یہ امید نہ رکھ کہ زیادہ گناہ کرتے کرتے طبیعت گناہوں سے سیر ہو کر ترک گناہ
کی طرف مائل ہو جائے گی یاد رکھ زیادہ کھانا کھانے سے حرص کھانے کی بڑھ جاتی ہے۔

18 وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی

حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ

نفس امارہ مثل اُس شیر خوار بچہ کے ہے کہ اگر نہ روکے تو اُسے جوانی تک دودھ پینے سے تو خواہش
شیر خواری میں قوی ہوگا۔ اور اگر مدت رضاعت میں دودھ چھڑا دے تو آسانی سے چھوڑ دے گا۔

19 فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهٗ

اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

اور روک تو خواہش نفس کو اور ڈرا اس سے کہ وہ غالب آ جائے یا خود مختار ہو جائے

بے شک جب خواہش غالب ہو جاتی ہے تو ہلاک کر دیتی ہے یا عیب دار بنا دیتی ہے

20 وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

وَّاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

اور نگاہ رکھ اس نفس کو چراگاہ عمل میں اور اگر وہ

حد سے گزر کر چراگاہ کو لذیز سمجھے تو چرنے سے روک

21 كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً

مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

نفس نے بارہا ایسی لذت دنیا کو پسند کیا۔ جو انسان کے حق میں قاتل تھی اور انسان

اس قدر بے خبر رہا۔ کہ اسے معلوم ہی نہ ہوا کہ اس مرغن اور لذیز کھانے میں زہر ملا ہوا ہے۔

22 وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

اور خائف رہ نفس کے دجل و مکر اور وسوسے سے بھوک اور شکم سیری میں،

اس لئے کہ اکثر شدت کی بھوک زیادہ مضر ہوتی ہے۔ بدہضمی سے

23 وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اور بہا آنسوؤں کو اس آنکھ سے جو حرام چیزوں کے مشاہدہ سے پر ہو چکی ہے اور پشیمان ہو کر ایسے افعالِ شنیعہ سے پرہیز کرنے کو لازم پکڑ

24 وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَإِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

مخالفت کر شیطان اور نفس امارہ کی اور نافرمانی کر دونوں کی اگرچہ وہ دونوں مخلصانہ نصیحت اور خیر خواہی کر رہے ہوں پھر بھی متہم اور مشکوک سمجھ

25 وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور نہ پیروی کر نفس و شیطان کی، فریق مخالف بنیں یا منصف تو فریقِ مخالف اور منصف کے دھوکے اور فریب سے واقف ہے۔

26 أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِيْ عُقُمِ

۳ مرتبہ پڑھیں

میں بارگاہِ الٰہی میں قول بے عمل سے معافی طلب کرتا ہوں۔ ایسی باتیں کہہ کر جن پر خود عمل نہیں کرتا میں نے نسبت بانجھ عورت کے ساتھ کی

27 اَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَکَ اسْتَقِمِ

میں نے تجھے حکم کیا بھلائی کا اور خود اس پر کار بند نہ
ہوا تو کیا اثر ہے میرے اس قول کا کسی پر کہ قائم رہ۔

28 وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

میں نے نفلی اعمال کا زادِراہ مرنے سے پہلے کچھ تیار نہ کیا اور فرضوں کے سوا کوئی
تقرب نفلی کے لئے نہ نماز ادا کی۔ نہ فرض روزہ کے علاوہ نفلی روزے رکھے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ مَدْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

29 ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی
اَنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

ترک کیا میں نے اُن کے طریقہ کو جنہوں نے اندھیری راتوں میں شب بیداری
فرمائی یہاں تک کہ ظاہر ہو گئی قدمیں مبارکین پر تکلیف ورم کی

30 وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَهٗ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

اور باندھا بھوک کی وجہ سے اُس نفسِ قدسی نے اپنے شکم مبارک کو۔ اور اپنے ناز پروردہ پہلوؤں کو پتھر سے کسا

31 وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَّفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

بلند پہاڑوں نے سونے کا بن کر حضور کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرانا چاہا تو حضور نے اپنے بلند حوصلہ اور استغنا سے انہیں ذلیل دیکھا۔

32 وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْا عَلَى الْعِصَمِ

حضور کے زہد کو ضرورتوں نے اور مضبوط کر دیا۔ اس لیئے کہ ضرورتیں پرہیزگاری اور عصمت مآبی پر غالب نہیں آسکتیں

33 وَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

اور کیونکر دُنیا کی طرف ضرورتیں ایسے نفسِ زکی کو بُلا سکتی ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے اور دُنیا میں جلوہ افروزی نہ فرماتے، تو دنیا عدم سے منصۂ شہود پر ظاہر نہ ہوتی

۳ مرتبہ پڑھیں

(34) مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

محمد ﷺ سردار اور ملجاء ہیں کائناتِ دُنیا و آخرت کے اور
جن و انس کے اور دونوں جماعتوں کے عرب سے اور عجم سے

(35) نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَآ اَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

ہمارے نبی حکم دینے والے نہی فرمانے والے ایسے ہیں
کہ آپ کا مثل کوئی نہیں صدق وعدہ میں ہاں اور نا میں

(36) هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وہی حبیب لبیب ہیں کہ اُمید کی گئی ہے اُن کی شفاعت کی ہر شدت و مصیبت میں
شدتوں اور مصیبتوں سے جو سختی کے ساتھ اُن کے غلاموں پر نازل ہو چکی ہیں

(37) دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

اُس حبیب لبیب نے جو سید الکونین سید الثقلین ہے ہمیں اللہ کے دین کی طرف بُلایا
تو اُن کی اطاعت کی رسی تھامنے والے ایسے تھامنے والے ہیں کہ کبھی منقطع نہ ہوں گے

38 فَاقَ النَّبِيّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ
وَّلَمْ يُدَانُوْهُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٖ

ہمارے حضور تمام انبیاء پر فوقیت حاصل فرما چکے ہیں شکل وصورت ظاہری اور خلق حسن باطنی میں، اور کوئی نبی حضور کے مراتب کے قریب بھی نہیں پہنچ سکا، مرتبہ علم وکرم میں

39 وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمٖ

تمام انبیاء سرکار والا تبار ﷺ لیل ونہار کے دریاء اخلاق کا ایک چلو یا ان کے ابر کرم کا ایک بر عہ لینے کے طالب ہیں۔

40 وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمٖ
مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمٖ

تمام انبیاء دربار رسالت میں اپنے منصب کو جانتے ہیں اور اپنے حدود منصب پر حاضر ہیں نقطہ علم کی صورت یا اعراب حکمت کے مطابق

41 فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمٖ

پس آپ ہی کی ذات مقدس ہے جو اپنے ظاہری کمالات اور باطنی ترقیوں میں مکمل ہے اور جن کو محبوبیت کے لیے چنا خالق ارواح نے

42 مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهٖ

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

وہ ہستی مقدس بالاتر ہے اپنے محاسن میں کسی کی شرکت سے اور

آپ ﷺ کا جوہر حُسن آپ کے سوا کسی دوسرے میں منقسم نہیں

43 دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِي نَبِيِّهِمِ

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيهِ وَاحْتَكِمِ

وہ نعت چھوڑ جو عیسائیوں نے اپنے نبی کی شان میں کہی کہ ابن اللہ بناڈالا

اور اس کے سوا جو کچھ نعت میں کہنا چاہے حکم لگا کر اور فیصلہ کر کے کہہ

44 فَانْسُبْ إِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

وَانْسُبْ إِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

پس نسبت کر اُس ذات والا محمد ﷺ کی طرف جتنا تو چاہے، تعظیم وشرف

سے، اور نسبت کر اُن کے مرتبہ کی طرف جتنا تو چاہے عظمتوں سے

45 فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللهِ لَيْسَ لَهٗ

حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

بے شک رسول ﷺ کے فضائل کی کوئی حد نہیں

جو بالفاظ فصیح بولنے والا اپنے منہ سے بول سکے

46 لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهُ آيَاتُهُ عِظَمًا
أَحْيَى اسْمُهُ حِيْنَ يُدْعَى دَارِسَ الرِّمَمِ

اگر تو ہمارے حضور کی قدر منزلت کو برابر اُن کے معجزات عظیمہ کے دیکھتا
تو زندہ کر دیتا اُن کا نام پاک جب کہ پکارا جاتا بے نشان اور بوسیدہ ہڈیوں کو

47 لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُوْلُ بِهِ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

حضور ﷺ نے ایسی چیزوں سے ہمارا امتحان نہ فرمایا جس کے سمجھنے سے ہماری عقلیں عاجز آجاتیں اور تھک جاتیں
ور حریص ترقی و ہدایت امت ہیں اس وجہ سے ہم کو کسی شک و شبہ کا موقع آنے دیا نہ اندھا دھند شریعت پر ہم چلے

48 أَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

مخلوقات حضور ﷺ کی حقیقت سمجھنے سے عاجز ہوگئی اور حضور ﷺ کے نزدیک
وبعید کوئی ایسا نہیں، جو حضور ﷺ کے آگے عاجزانہ اور لاجواب نہ ہوگیا۔

49 كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

حضور اقدس (ﷺ) کی مثال سورج کی سی ہے کہ بظاہر دور اور چھوٹا نظر آتا ہے
اور جب آنکھ کھول کر دیکھو۔ تو قرب و بعد دونوں نظر کو خیرہ کر دیتے ہیں

50 وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

کیونکر جان سکتا ہے کوئی دُنیا میں حقیقتِ محمدیہ ﷺ
کو جب کہ قوم دُنیا کے ایک خوابِ غفلت میں سو رہی ہے

51 فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ

وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمِ

۳ مرتبہ پڑھیں

حضور ﷺ کے معاملہ میں ہمارا انتہاء علم یہی ہے کہ وہ بشر ہیں
اور حال یہ ہے کہ وہ تمام خلق اللہ سے افضل اور اعلیٰ ہیں

52 وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسْلُ الْكِرَامُ بِهَا

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

تمام معجزات جو انبیاء کرام اقوام ماضیہ (گزری ہوئی قوموں) پر لائے وہ اُن
کو ہمارے حضور ﷺ کے نورِ پاک کی لمعانیت وتابانیت سے حاصل ہُوئے

53 فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

حضور ﷺ آفتاب فضل الٰہی ہیں اور تمام انبیاء کرام اس آفتاب نبوت سے مستنیر ہونے
والے سیارے جو لوگوں پر اپنی نصیحتوں ہدایتوں کی روشنی زمانہ تاریک میں دکھاتے ہیں

54 حَتّٰى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعَالَمِيْنَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

یہاں تک کہ جب یہ آفتاب (حضور ﷺ) مکمل روشن ہو گیا اس کی روشنی تمام دنیا پر پھیل گئی اور اس نے تمام امتوں کو زندہ کر دیا (یعنی ہدایت مل گئی)

55 أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

ہمارے حضور ﷺ کی جسمانی ساخت اللہ نے کس قدر دل آویز بنائی۔ اور اُس کو خوش اخلاقی نے کیسی زینت دی۔ کہ چہرۂ زیبا سے آثار مسرت و بشاشت ظاہر ہیں۔

56 كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَّالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

ہمارے حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی تازگی اور لطافت میں مثل شگوفہ ہے بلندی و عظمت میں مثل ماہِ کامل کے ہے۔ سخاوت میں مثل بحرِ ناپیدا کنار، عالی ہمتی میں دوام اور زمانہ کی مانند

57 كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ
فِي عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

جب حضور ﷺ تنہا ہوں۔ تو دیکھنے والے کو یوں نظر آئیں کہ لشکر کے انبوہ میں ہیں۔

58 كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ

مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گویائی اور تبسم کے معدن یعنی لب و دندانِ مبارک کے تشبیہ اُس دُرِّ شاہوار سے ہو سکتی ہے جو صدف میں پوشیدہ ہے۔

59 لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ

طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس مٹی سے بہتر خوشبو دنیا میں نہیں۔ جس مٹی سے استخوانہائے مبارک مس کیے ہوئے ہیں۔ مبارک ہیں وہ، جنھوں نے اُس خاکِ اقدس کو سونگھا اور چوما۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

60 اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ

يَا طِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت نے جسدِ مبارک کی خوشبو ظاہر کی۔ سبحان اللہ! اے لوگو! دیکھو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت اور مدفنِ اقدس دونوں کیسے پاک اور خوشبودار ہیں۔

61 يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

یومِ ولادت کو فراست سے اہلِ فارس نے جان لیا۔
کہ یہ دِن اُن پر بلا و مصیبت کے نازل ہونے کا ہے۔

62 وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

شاہِ ایران کا محل پھٹ کر رہ گیا۔ اور پھر درست نہ ہو سکا
جس طرح لشکرِ کسریٰ منتشر ہونے کے بعد پھر منظم نہ ہُوا

63 وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش کدوں کی آگ آہ سرد کھینچ کر سرد ہو گئی
اور نہرِ فرات کی آنکھ یعنی منبع بہنے سے رُک گیا۔

64 وَسَآءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِ

اور جب کہ خشک ہو گیا دریائے ساوہ تو اہلِ ساوہ
ساحل سے شدتِ تشنگی میں غصہ سے واپس لوٹے

65 كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّبِالْمَآءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

گویا کہ آتش غم میں آگ نے پانی سے نمی حاصل کی ہے
اور پانی نے آگ سے حرارت حاصل کر کے خشکی اختیار کی۔

66 وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

جنات آواز دینے لگے، اور نور بلند ہو کر چمکنے لگے اور حق چمکنے لگے
اور حق ظاہر ہو گیا۔ قرآن کریم سے اور حضور علیہ ﷺ کے ارشادوں سے

67 عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَآئِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

کفار اندھے بہرے ہو گئے ۔ نہ خوش خبری
کا اعلان سُنا ۔ نہ ڈرانے والی بجلیاں دیکھ سکے۔

68 مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

مشرکین اور بیدین منکر بعد اس کے اندھے بہرے ہوئے کہ
انھیں کاہنوں نے پہلے خبر دی تھی کہ تمہارا دین کج اور غیر قائم ہے۔

69 وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُّنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

کفار حضور ﷺ کی رسالت کے انکار سے پہلے آسمان کی کناروں سے شہاب ثاقب ٹوٹتے ہوئے دیکھتے۔ اور زمین پر بتوں کو گرا ہوا پا چکے تھے۔

70 حَتّٰی غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

حتی کہ وحی کے راستہ سے شیاطین ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنے لگے۔

71 كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ
اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِيْ

گویا شیاطین بھاگنے میں لشکر ابرہہ کے مانند تھے۔ یا اُس لشکر کی مثل جو حضور ﷺ کے دستِ مبارک کی کنکریوں سے مارا گیا۔

72 نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَآءِ مُلْتَقِمِ

یعنی حضور ﷺ کا دشمنوں کی طرف سنگریزوں کا پھینکنا اُس وقت تھا جب کہ وہ کنکریاں حضور ﷺ کے دست اقدس میں سبحان اللہ کہہ رہی تھیں یا ایسے پھینکنا تھا۔ جیسے حضرت یونس تسبیح کے ساتھ مچھلی کے پیٹ سے نکلے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ ذِكْرِ یُمْنِ دَعْوَتِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

73 جَآءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

اور آئے درخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے سے سجدہ کرتے
ہوئے آپ کی طرف اپنے تنہ یعنی پنڈلیوں سے بغیر قدم کے

74 كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمٖ

گویا وہ درخت ایک خط کھینچتے ہوئے آرہے تھے۔ اور
اُن کی شاخیں مابین السطور خوبصورتی پیدا کررہی تھیں۔

75 مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَآئِرَةً

تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْهَجِیْرِ حَمِیْ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تشریف لے جاتے ایک بادل جیسی چلنے والی
چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوپہر کی گرمی سے بچانے کے لیے ساتھ ہوتی تھی

76 أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ
مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

میں شق شدہ چاند کی قسم کھاتا ہوں کہ اُسے کسب نور میں حضور علیہ ﷺ کے قلب مبارک سے نسبت ہے۔ اور یہ میری قسم مبرور ہے

77 وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

غار ثور نے کیا احاطہ کیا منبع فضائل وکرم کا اور کافروں کی آنکھیں اُس نور کو دیکھنے سے اندھی رہیں

78 فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِمَا
وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

سراپا صدق غار میں جلوہ فرما تھے اور صدیق اکبرؓ بھی حاضر تھے اور سانپ کے ڈسنے سے آپ متورم بھی نہ ہوئے اور مشرکین وہاں دیکھ بھال کر یہ کہتے چل دیے کہ اس غار میں کوئی نہیں ہے۔

79 ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

مشرکین نے گمان کیا کبوتر کو اور گمان کیا مکڑی کو کہ یہ خیر عالم پر ہرگز جالا تاننے والی نہیں اور نہ کبوتر انڈے دینے والا۔

80 وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

اللہ کی حفاظت نے حضور ﷺ کو غنی کر دیا ہے
دوہری زرہوں سے اور بلند قلعوں سے ۔

81 مَا سَامَنِی الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

جب کبھی زمانہ نے مجھے تکلیف دی تو میں نے حضور ﷺ
کی حمایت حاصل کر لی اور ظلم زمانہ سے محفوظ رہا۔

82 وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

میں نے اپنے سخی سے دین و دنیا کی عطا کبھی نہ مانگی مگر
اُن کے دست سخا سے میں نے من مانی مراد حاصل کی۔

83 لَا تُنْكِرُ الْوَحْیَ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

حضور ﷺ کی اُس وحی کا انکار نہ کر جو خواب میں آپ پر آئی اس لیے
کہ اُن کا ایسا قلب پاک ہے کہ آنکھیں سو جائیں اور وہ نہیں سوتا۔

84 فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

خواب میں وحی ہونے کا سبب یہ ہے کہ حضور ﷺ کمال نبوت کو پہنچے ہوئے تھے
جب انسان اپنی عمر کے کمال کو پہنچتا ہے تو اُس کے احتلام کے دعوے کو رد نہیں کیا جاتا

85 تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَّلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

سبحان اللہ وحی اپنی کوشش سے حاصل ہونے والی چیز نہیں
اور نہ نبی پر غیب کی خبروں میں کوئی اتہام لگایا جا سکتا ہے۔

۳ مرتبہ پڑھیں

86 كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

بارہا اچھے ہوگئے بیمار اُن کی ہتھیلی کے مس سے اور
آزاد ہوگئے حاجت مند جنون کے پھندے سے۔

87 وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

حضور ﷺ کی دعا نے بے آب وگیاہ قحط زدہ موسم کو سرسبز وشاداب کردیا یہاں
تک کہ آئندہ وگزشتہ تاریک زمانوں میں یہ سال روشن اور چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔

88 بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

قحط سالی ایک بارش سے دفع ہوئی۔ اور بارش ایک ابر کی وجہ سے ایسی برسی کہ دیکھنے والا گمان کرتا تھا کہ یہ دریا کا طوفان یا سیلاب اور جل تھل ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْ ذِکْرِ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ

89 دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمِ

چھوڑ مجھے اور حضور ﷺ کی تعریف کرنے دے۔ اگرچہ وہ فی الواقع اتنے روشن ہیں جیسے مہمان کی آگ پہاڑ پر روشن ہوتی ہے

90 فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

موتی کا جب موزونیت کے ساتھ ہار بنایا جائے تو اس کی خوبصورتی اور حسن بڑھا ہوا ہوتا ہے اور وہی موتی جب تنہا ہو تو اس کے حسن ذاتی اور قدر و قیمت میں کوئی نقص نہیں آتا۔

91 فَمَا تَطَاوُلُ اٰمَالِ الْمَدِيْحِ اِلٰى
مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

اے مدح کی آرزو کرنے والے کیا امید مدح میں حضور ﷺ کے اوصاف پر اونچی اونچی گردن کر کے اُن کے اخلاق حمیدہ اور عادات پسندیدہ کا اندازہ کر رہا ہے اس کے حد و غایت معلوم کرنا محال ہے

92 اٰيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

یعنی قرآن کریم کی نئی آیتیں خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں اور باعتبار تعلق نزول و کتابت فی المصاحف حادث ہیں۔ اور باعتبار معنی و کلام نفسی قدیم کہ وہ صفت ہیں ذات پاک کی جو موصوف بالقدم ہے اور یہ امر محقق ہے کہ موصوف قدیم کی صفت بھی قدیم ہوتی ہے۔ ورنہ قدیم محل حوادث ہو جائے گا۔

93 لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

وہ آیتیں قرآن کریم کی کسی خاص قریب زمانہ کی خبر نہیں دیتیں بلکہ آخرت کی خبر بھی دیتی ہیں قصہ عاد اول کی خبر دیتی ہیں اور عاد ثانی ارم کے قصے سناتی ہیں

96 دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

معجزہ قرآن ہمارے پاس ہمیشہ کے لیے ہے تو یہ معجزہ تمام انبیاء کے معجزوں سے فائق ہے اس لیے کہ وہ معجزے جو انبیاء لائے وہ ہمیشہ نہ رہے۔

97 مُحْكَمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِىْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

آیاتِ الٰہیہ خود حاکم اور ایسا فیصلہ کرنے والی ہیں کہ اختلاف کرنے والے کے لیے
کوئی شبہ باقی نہیں چھوڑتیں۔ نہ اُن کے فیصلہ میں کسی منصف کی حاجت رہتی ہے

98 مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَى الْاَعَادِىْ اِلَيْهَا مُلْقِىَ السَّلَمِ

قرآن کی آیتوں سے کبھی سخت دشمن نے محاربہ
نہ کیا مگر یا غضب ناک ہو کر لوٹا یا سلامتی سے اُسے قبول کیا۔

97 رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِىْ عَنِ الْحُرَمِ

قرآن کی بلاغتیں دعوے کرنے والے کو روک دیتی ہیں ایسے جیسے
غیرت مند عورت غیر محرم سے پردہ کرتی ہے۔

98 لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِىْ مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِى الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

قرآن کی آیتیں اپنے اندر مثل موج دریا کے معنی رکھتی ہیں اور سمندر
کے موتیوں سے قیمت میں اور حسن میں زائد ہیں۔

99 فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْاِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

آیات قرآنیہ کے عجائبات بے گنتی بے شمار ہیں۔ مگر اُن کی کثرت کے شمار چھوڑنے پر مجبور نہیں کرتا اور بے گنتی ہونے کی وجہ میں گننے والا تھکتا نہیں۔ اور طبیعت ملول نہیں ہوتی

100 قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

پڑھنے والے کی آنکھیں اس کے پڑھنے سے ٹھنڈی ہوتی ہیں اور میں اُسے کہتا ہوں کہ تو فتح یاب ہو گیا۔ اس اللہ کی رسی کو پکڑے رہ

101 اِنْ تَتْلُهَا خِيْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى
اَطْفَاْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

اگر تو ان آیات قرآنیہ کو نار جہنم کے خوف سے تلاوت کرے تو بیشک اس کے سرد چشمے دوزخ کی گرمی بجھا دیں۔

102 كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُوْهُ كَالْحُمَمِ

آیات الٰہیہ حوض کوثر ہیں جس میں غسل کرنے سے چہرے اُجلے ہو جاتے ہیں گنہگاروں کے جو کوئلہ کی طرح جھلسے ہوئے ہیں

103 وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

قرآن کی آیتیں انصاف ظاہر کرنے کے لیے مثل میزان یا پل صرط
کے ہیں اور اس کے بغیر لوگوں میں عدل و انصاف قائم نہیں رہ سکتا

104 لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَّهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

اگر حاسد دانا اور سمجھدار ہو کر دیدہ و دانستہ منکر قرآن اور
مخالف فضائل رسول ہو تو اس انکار کرنے پر تو تعجب نہ کر۔

105 قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمِ

کبھی آنکھ آشوب کے باعث ضوء الشمس (سورج کی روشنی) دیکھنے سے قاصر
ہو جاتی ہے اور کبھی منہ پانی کا ذائقہ بتانے سے بیماری کی وجہ سے قاصر ہو جاتا ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِیْ ذِکْرِ مِعْرَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

106 یَا خَیْرَ مَنْ یَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَہٗ

سَعْیًا وَّ فَوْقَ مُتُوْنِ الْاَیْنُقِ الرُّسُمِ

اے بہترین ان کے جن کے گھروں پر حاجتمند لوگ دوڑتے ہوئے اور مصیبت زدہ لوگ سانڈنیوں پر سوار ہو کر حاضر ہونے کا عزم کرتے ہیں۔

107 وَمَنْ ھُوَ الْاٰیَۃُ الْکُبْرٰی لِمُعْتَبِرٍ

وَمَنْ ھُوَ النِّعْمَۃُ الْعُظْمٰی لِمُغْتَنِمٍ

اے وہ ذات مقدس جس کا وجود باجود عبرت حاصل کرنے والے کے لیے بڑا نشان ہے اور جس کا مبعوث ہونا غنیمت جاننے والے کے لیے بڑی نعمت ہے

108 سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّیْلًا اِلٰی حَرَمٍ

کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے رات میں سیر فرمائی۔ حرم سے حرم تک۔ جیسے چاند سیاہی میں سیر کرتا ہے۔ اندھیری رات سے۔

109 وَبِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِّنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

اور رات میں چڑھے آپ یہاں تک کہ اس منزل پر پہنچے جس منزل تک انسان و ملک نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ اس منزل تک پہنچنے کی آرزو کرسکتا ہے۔

111 وَقَدَّمَتْكَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَآءِ بِھَا
وَالرُّسْلِ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمِ

اس مقام پر پہنچ کر تمام انبیاء و مرسلین نے حضور ﷺ کو نماز میں امام بنایا۔ جیسے مخدوم خادموں کے آگے ہوتا ہے۔

101 وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِھِمْ
فِیْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِیْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اے سیاح الامکان آپ نے چاک کیے ہفت طبقات سماوی معہ لشکر ملائکہ اور ان سواروں کے جو جلوس میں ہمراہ تھا اور آپ ﷺ اُس میں سردار لشکر تھے۔

112 حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِّنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًی لِّمُسْتَنِمِ

حضور ﷺ یہاں تک چڑھے کہ کسی چڑھنے بڑھنے والے کو موقع بلند ہونے اور چڑھنے کا باقی ہی نہ رہا۔

113 خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

آپ ﷺ نے اپنے مقام کی نسبت سے تمام انبیاء کے مقام نیچے کر دیے اور آپ علم مفرد کی طرح علو مرتبت کے ساتھ پکارے گئے

114 كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمٍ

یعنی یہ ندا اس لیے تھی کہ آپ کو وہ وصل حاصل ہو جو اعین الخلائق سے پوشیدہ رہے اور آپ اُس راز مخفی سے واقف ہوں کہ حضور ﷺ کے سوا کوئی اُسے نہ جان سکے

115 فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمٍ

حضور ﷺ آپ نے تمام فضیلتیں جمع فرمالیں بلا اشتراک غیرے اور آپ ﷺ تمام مقامات سے عبور فرما کر اس جگہ پہنچے جہاں، کسی کا اجتماع وازدحام ناممکن ہے۔

116 وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُّتَبٍ
وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِّعَمٍ

بہت بڑی عظمت والی ہے وہ شان جن کے آپ ﷺ مالک بنائے گئے مراتب سے اور مشکل ہے سمجھنا اس نعمت کا جو آپ کو دی گئی نعمتوں سے۔

۳ مرتبہ پڑھیں

117 بُشْرىٰ لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمٖ

ہم اہل اسلام کو خوشخبری ہے کہ ہمارے پاس خدا کی رحمت کا
ایسا پختہ ستون ہے جو گر نہیں سکتا حضور ﷺ کی ذات گرامی کا

118 لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ
بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ہماری اصلاح اور دعوت اسلام کے لیے
بھیجا تو وہ تمام انبیاء میں اکرم الانبیاء ہیں تو اُن کے پیروکار اکرم الامم ہو گئے

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِىْ ذِكْرِ جِهَادِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

119 رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ
كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

دشمنان دین کے دل آپ کی تشریف آوری کی خبروں سے ایسے ڈرے جیسے
شیر کی آواز بکریوں کو بے خبری میں سراسیمہ و پریشان کر کے بھگا دیتی ہے

120 مَا زَالَ يَلْقَاهُمُ فِي كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

حضور ﷺ کفار سے ہر میدان میں مقابلہ آرا رہے۔ یہاں تک کہ نیزۂ
مجاہدین کے ذریعہ ان کے گوشت ایسے کر دیے جیسے تختۂ قصاب کا گوشت۔

121 وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهٖ
أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

کفار ضرب تیغ مجاہدین اسلام سے بھاگنا پسند کرتے اور جو جسم کے ٹکڑے کرگس اور چیل لی اُڑے
ہیں ان پر غبط کرتے کہ جیسے یہ ٹکڑے اس ضربوں سے بچ کر کرگسوں کی غذا بن گئے ہم کیوں نہ بنے

122 تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَّيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

راتیں گزر رہی ہیں اور کفار غایت خوف و ہراس میں ان کی
گنتیاں نہیں جانتے۔ جب تک اشہر حرام کی راتیں نہ آ جائیں۔

123 كَأَنَّمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ إِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

مذہب اسلام گویا ایک مہمان تھا جو اُن کے گھر آیا اور ایسے
سرداروں کے ساتھ آیا جو دشمنوں کے گوشت کے مشتاق تھے۔

124 يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

تَرْمِي بِمَوْجٍ مِّنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

وہ ضیف معظم لشکروں کا دریا لے کر گھوڑوں پر سوار نیزے اور تیروں کی موجوں سے بہادروں کے ساتھ دشمن سے ٹکراتا ہے۔

125 مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

فرزندانِ اسلام سے ہر ایک مطیع حکم تھا۔ اللہ سے امید اجر رکھتا تھا۔ اور دشمن پر حملہ ان کی جڑ اکھاڑنے کو اور کفر کی جڑیں کھود پھینکنے کو ہوتا تھا۔

126 حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهْيَ بِهِمْ

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةَ الرَّحِمِ

یہاں تک کہ ملتِ اسلامیہ کی ان کی بدولت یہ حالت ہوگئی کہ پہلے وہ سب سے جدا اور غریب الوطن تھی۔ اور اب گویا بڑی برادری اور عزیز و اقارب والی ہوگئی۔

127 مَكْفُولَةً أَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

ملتِ اسلام ہمیشہ کے لیے محفوظ و مصئون ہے ہر دشمن سے بہ سبب حضور ﷺ کے ابویت اور بعلیت کے کہ باپ کی طرف سے یتیم اور شوہر کی طرف سے بیوہ نہیں ہوسکتی

128 هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ

مَّاذَا رَأٰى مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدِمٖ

فرزندانِ توحید مثل پہاڑوں کے مضبوط اور قائم تھے۔ اُن کی نسبت اُن میدانوں سے دریافت کر کہ انھوں نے ہر رزم گاہ میں جو مظاہرہ شجاعت کیا وہ کیسا تھا۔

129 فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا

فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمٖ

حنین و بدر و اُحد کے غزوات سے پوچھ کہ یہ کافروں کے لیے آفت و بلا کے ایام اور بلاء عام کے موسم تھے۔

130 اَلْمُصْدِرِى الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمٖ

صحابہ کرام سفید تلواروں کو سُرخ خون پلا کر واپس لانے والے ہیں جب کہ تلواریں دشمنوں کے سیاہ بالوں میں جاتی تھیں۔

131 وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ

اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمٖ

یعنی صحابہ کرام لکھتے اور نقش کرتے تھے جسم عدد کے صفحوں پر یہاں تک کہ ان کی قلموں یعنی نیزوں نے کوئی حرف جسم . چھوڑا اگر نقطہ لگا کر

132 شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

وہ صحابہ کرام ہتھیاروں سے سج کر بارعب ہو کر ایسے جاتے تھے۔ کہ ان کے چہروں
سے وہ ممتاز ہوتے تھے۔ جیسے گلاب کا پھول خاردار درختوں میں ممتاز ہوتا ہے۔

133 تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ
فَتَحْسِبُ الْوَرْدَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِ

صحابہ کرام کی خوشبو تمھارے پاس فتح مکہ کی ہوائیں لاتی ہیں
اور تم ہر ایک زرہ پوش کو ایسا پاتے ہو جیسے گلاب شگوفوں میں۔

134 كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا
مِّنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

صحابہ کرام گھوڑوں کی پشت پر سوار ایسے معلوم ہوتے گویا کہ
چٹان پر پودا اُگا ہوا ہے نہ یہ کہ گھاس یا لکڑی کا گٹھا بندھا ہوا۔

135 طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

دشمن کے دل خوف سے اڑتے تھے کہ خوف زدہ ہو کر
بکری کے بچے اور بہادر سوار میں اُسے تمیز دشوار تھی۔

136 وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

جسے حضور علیہ صلی اللہ کی مدد اور نصرت حاصل ہو۔ اگر اس
کے سامنے بڑ کا شیر بھی آ جائے تو خاموش رہ جائے۔

137 وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ
بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

حضور علیہ صلی اللہ کے دربار کا جو قریب ہوگا وہ کبھی بغیر اُس آستانہ
کی مدد کے نہ ملے گا۔ اور دشمن کو بغیر خستہ حالی نہ دیکھا جائے گا۔

138 اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِيْ اَجَمِ

حضور علیہ صلی اللہ نے اپنی اُمت کو دین کے قلعہ میں اُتارا
جیسے شیر معہ اپنے بچوں کے گھپا میں بے فکر اُترتا ہے۔

139 كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيْهِ وَخَصَّمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

بار ہا خاک مذلت پر ڈال دیا قرآن کریم نے اُن لوگوں کو جو حضور علیہ صلی اللہ کے شان میں ملت اسلامیہ
میں جھگڑنے آئے اور بارہا غالب آئے۔ منکرین پر معجزات اور کرامات منکر اور شدید الخصومتہ پر

140 كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِى الْاُمِّىِّ مُعْجِزَةً

فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّادِيْبِ فِى الْيُتُمِ

کافی ہے تجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ علم جو بغیر پڑھے ابتداءِ زمانہ

سے تبلیغ کے ایام تک کا ظاہر ہُوا کہ وہ بذاتہٖ خود معجزہ ہے۔

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِىْ طَلَبِ مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَشَفَاعَةٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

141 خَدَمْتُهٗ بِمَدِيْحٍ اَسْتَقِيْلُ بِهٖ

ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَّضٰى فِى الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت کر کے اس ذریعہ سے اُس عمر کے گناہوں

کی معافی طلب کی ہے جو شعر گوئی اور اہل دنیا کی خدمتوں میں ضائع ہوئی۔

142 اِذْ قَلَّدَانِىَ مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهٗ

كَاَنَّنِىْ بِهِمَا هَدْىٌ مِّنَ النَّعَمِ

ان دونوں باتوں یعنی شعر گوئی اور خدمت اہل دنیا نے میری گردن میں ایسی بدھی ڈالی ہے

جس کے انجام سے خوف زدہ ہوں اور سمجھتا ہوں کہ ان گناہوں کا ہار ڈال کر میں

اس صدقہ کے جانور کے مشابہ ہوں جو پٹہ ڈال کر ذبح کو لے جایا جاتا ہے۔

143 اَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَّلْتُ اِلَّا عَلَى الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

میں نے شعر گوئی اور خدمت سلاطین دونوں حالتوں میں طفلانہ گمراہی کی اطاعت کی اور بجز گناہ یا ندامت کے کچھ حاصل نہ ہوا۔

144 فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِيْ فِيْ تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

افسوس میری جان خسارہ میں گئی کہ اُس نے دنیا چھوڑ کر دین نہ خریدا اور نہ خریدنے پر غور کیا۔

145 وَمَنْ يَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ
يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّفِيْ سَلَمِ

یعنی جو شخص آخرت کو دُنیا کے عوض بیچے اُس کو نقصان ظاہر ہوگا خواہ وہ بیع وجود مبیع پر ہو یا بیع موعود یعنی سلم ہو جسے بدھنی کہتے ہیں۔

146 وَاِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ
مِّنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمِ

اگرچہ مَیں گنہگار ہوں مگر میرا معاہدہ اطاعت اس سے ٹوٹنے والا نہیں جو میں نے حضور ﷺ سے کیا اور میری عقیدت و محبت کی رسی کٹنے والی نہیں۔

147 فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِي
مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

۳ مرتبہ پڑھیں

کیونکہ میرا نام محمد ہے مجھے میرے حضور علیہ السلام کے حضور میں امن لازمی ہے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وعدہ کے وفا کرنے میں اوفی الخلق ہیں۔

148 اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي اٰخِذًا بِيَدِي
فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرنے کے بعد میرے دستگیر نہ ہوں تو کہنا کہ اے قدم پھسلے ہوئے ذلیل۔

149 حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِيْ مَكَارِمَهُ
اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کرم اس سے منزہ کہ اُن کے در پر سائل جو امیدوار جائے وہ بخشش حاصل کیے بغیر بے نیل و حرام واپس لوٹ آئے۔

150 وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِيْ مَدَائِحَهُ
وَجَدْتُّهُ لِخَلَاصِيْ خَيْرَ مُلْتَزَمِ

جب سے میں نے اپنے افکار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت گوئی لازم کی میں سمجھتا ہوں کہ میں نے بہترین جائے پناہ لی۔

151 وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ
اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

جو ہاتھ مفلس حضور ﷺ کی بارگاہ کی طرف بڑھے وہ کبھی دولت لیے بغیر
واپس نہ ہو بارش ہوتی ہے تو پہاڑ کی چوٹیوں پر بھی پھول کھلا دیتی ہے۔

152 وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ
يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

میں حضور ﷺ کی مدح نعت سے وہ تازگی اور بہجت حاصل کرنا نہیں چاہتا جو زہیر بن ابی سلمٰی
مشہور شاعر کے ہاتھوں نے سنان بن ہرم کی تعریف کے صلہ میں حاصل کی۔

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِي ذِكْرِ الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

153 يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے بہترین کریم عالم آپ کے سوا میرے لیے کوئی
جگہ نہیں جہاں پناہ لوں مصیبتوں کے عام نزول کے وقت

154 وَلَنْ يَّضِيقَ رَسُوْلَ اللهِ جَاهُكَ بِیْ
اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

یعنی حضور ﷺ کی عظمت وشان کی پناہ میرے واسطے تنگ نہ ہوگی بروز قیامت منتقم حقیقی کے نام سے اپنی شان ظاہر فرمائیں گے۔

155 فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

حضور ﷺ آپ کے ہی خوان جود وکرم سے دنیا ہے اور اُس کی ضد یعنی آخرت کا وجود اور لوح قلم کے علم آپ کے دائرہ معلومات کا ایک جز ہیں

156 يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
اِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اے نفس اپنے گناہوں کے سبب سے جو بہت بڑے ہو گئے ہیں ان کی رحمت سے مایوس نہ ہو کیونکہ غفران ورحمت کے ہوتے بڑے گناہ بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں۔

157 لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا
تَاْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

شاید کہ رحمت الٰہی جب تقسیم ہو ممکن ہے میرے گناہوں کے برابر میرے حصہ میں آ جائے۔

158 یَارَبِّ وَاجْعَلْ رَجَآئِیْ غَیْرَ مُنْعَکِسٍ
لَدَیْکَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمٖ

الٰہی اپنی بارگاہ میں یوم حشر میری اُمید کے خلاف نہ کر اور میرا اعمالنامہ مغفرت حاصل کرنے والوں سے کاٹ کر منقطع نہ کر۔

159 وَالْطُفْ بِعَبْدِکَ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّ لَہٗ
صَبْرًا مَّتٰی تَدْعُہُ الْاَھْوَالُ یَنْھَزِمٖ

الٰہی اپنے بندے پر دین و دنیا میں رحم فرما کیونکہ اُس کا صبر اتنا کمزور ہے کہ جب ہول و فزع کا سامنا ہو تو یہ بھاگ جاتا ہے۔ یعنی جاتا رہتا ہے۔

160 وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوۃٍ مِّنْکَ دَآئِمَۃٍ
عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْھَلٍّ وَّ مُنْسَجِمٖ

اور رحمت کے بادلوں کو حکم کر کہ وہ صلوٰت و سلام کی موسلا دھار بارشیں نبی رحمت ﷺ پر ایسی کریں کہ ہمیشہ جاری ہے۔

161 وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَھُمْ
اَھْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمٖ

حضور ﷺ کے آل و اصحب اور تابعین پر رحمت فرما جو پرہیزگار برگزیدہ اوصاف تحمل و شرافت والے ہیں۔

162 مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا
وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

تیری رحمتیں نازل ہوتی رہیں جب تک باد صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلاتی رہے اور جب اونٹوں کو شتربان اپنے نغموں سے مست کرتا رہے۔

163 ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ
وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

پھر راضی ہو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو فضل و کرم والے ہیں۔

164 يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

۳ مرتبہ پڑھیں

اے میرے رب مصطفےٰ کریم ﷺ کے صدقے ہمارے مقاصد کو پورا کرے
اے بے حساب کرم کرنے والے ہمارے گذشتہ گناہ کو بخش دے

165 فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

پس ہمیں بخش دے اس کے لکھنے پر اور بخش دے اس کے پڑھنے والے کو
میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بھلائی کا اے بہت بخشش اور کرم کرنیوالے

166 يَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً
وَحُسْنَ خَاتِمَةٍ يَا مُبْدِئَ النِّعَمِ

اے میرے رب ہم سب تجھ سے مغفرت و اچھے خاتمے
کے طلبگار ہیں اے نعمتوں کو پیدا کرنے والے

167 وَاغْفِرْ اِلٰهِیْ لِكُلِّ الْمُسْلِمِيْنَ بِمَا
يَتْلُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَفِي الْحَرَمِ

اے میرے پروردگار تمام مسلمانوں کو بخش دے اس (قرآن مجید) کے
وسیلے سے جسے مسلمان مسجد اقصیٰ و حرم شریف میں پڑھتے ہیں

168 بِجَاهِ مَنْ بَيْتُهُ فِيْ طَيْبَةٍ حَرَمٌ
وَاِسْمُهُ قَسَمٌ مِّنْ اَعْظَمِ الْقَسَمِ

اور اس ذاتِ پاک کے صدقے تو انکی مغفرت فرما جنکا گھر مدینے منورہ
میں ہے جو حرم ہے اور جنکا مقدس نام بڑے قسموں میں سے ایک قسم ہے

169 وَهٰذِهٖ بُرْدَةُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فِيْ بَدْءٍ وَّفِيْ خَتَمِ

اور یہ پسندیدہ بردہ ختم ہوا اور ابتداء و اختتام
میں تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں ۔

170 أَبْيَاتُهَا قَدْ أَتَتْ سِتِّيْنَ مَعْ مِائَةٍ
فَرِّجْ بِهَا كَرْبَنَا يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

اس بردہ شریف کے 160 اشعار ہیں اس قصیدہ کی برکت سے ہمارے
مصائب وآلام کو دور فرما اے بے حساب فضل وکرم کرنے والے

قصیدہ کے اختتام کی دعا

اللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِيْ
بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ
عَلَيَّ فَلَا اَهْلِكُ وَاَنْتَ رَجَائِيْ فَكَمْ مِنْ نِعْمَةٍ
اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِيْ
وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ ابْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ
بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَةٍ شُكْرِيْ
فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّةٍ
صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَآنِيْ عَلَى
الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ
الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ اَبَدًا وَيَا ذَا النَّعْمَاءِ الَّتِيْ
لَا تُحْصٰى اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبِكَ اَدْرَءُ فِيْ
نُحُوْرِ الْاَعْدَاءِ وَالْجَبَابِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ
سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ
حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اٰمِيْن
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ہر ماہ چاند کی 12 ویں شب

بعد نماز عشاء

جامع مسجد آرام باغ کراچی میں

قصیدہ بردہ شریف

کا مکمل وِرد ہوتا ہے۔